بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-25

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔

آج کی نشست میں صحابہ کے تعلق سے چوتھی قسم کی آیات کا ذکر کرتے ہیں جن میں صحابہ کی بعض غلطیوں کا بیان ہے، اور جیسا کہ میں نے پچھلے درس میں بیان کیا تھا کہ یہ آیات اس لیے درس میں شامل کی ہیں کیونکہ صحابہ سے بغض کرنے والوں کا یہ اعتراض ہمیشہ رہتا ہے کہ قرآن مجید کی وہ آیات جن میں صحابہ کی غلطیوں کا ذکر ہے، ان آیات کا ذکر ہی نہیں کیا جاتا، میں پہلے صحابہ سے بغض کرنے والوں کا اعتراض بیان کرتا ہوں اور خصوصی طور پر ان آیات کا ذکر کرتا ہوں جن آیات کو وہ چوتھی قسم کی آیات کہہ کر صحابہ کی تنقیص کی مثالیں سمجھتے ہیں اور ان پر طعن کرنے کی ناکام کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

پہلے اعتراض اور پھر اسکا جواب ملاحظہ فرمائیں:

انکا اعتراض یہ ہے کہ:

قرآن مجید میں صحابہ کی بعض غلطیوں کا بھی بیان ہے اسکا ذکر کیوں نہیں کرتے، مثلا:

﴿.... حَتَّىٰٓ إِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَٰزَعۡتُمۡ فِي ٱلۡأَمۡرِ وَعَصَيۡتُم مِّنۢ بَعۡدِ مَآ أَرَىٰكُم مَّا تُحِبُّونَۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ ٱلدُّنۡيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ ٱلۡأٓخِرَةَۚ .... ١٥٢﴾ [آل عمران: 152]

﴿.. وَيَوۡمَ حُنَيۡنٍ إِذۡ أَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنكُمۡ شَيۡـٔٗا وَضَاقَتۡ عَلَيۡكُمُ ٱلۡأَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّيۡتُم مُّدۡبِرِينَ ٢٥﴾ [التوبة: 25]

﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ.... ﴿١١٨﴾﴾ [التوبة: 118]

اور پھر ان آیات کے ساتھ ذات انواط کی حدیث کا ذکر بھی کرتے ہیں کہ صحابہ سے شرک جیسے عظیم گناہ کرنے کی غلطی بھی ہوئی ہے۔ حديث أبي واقد الليثي، رضي الله عنه: (أَنَّهُمْ خَرَجُوا عَنْ مَكَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ ، قَالَ وَكَانَ لِلْكُفَّارِ سِدْرَةٌ يَعْكُفُونَ عِنْدَهَا وَيُعَلِّقُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ خَضْرَاءَ عَظِيمَةٍ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْتُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ، إِنَّهَا لَسُنَنٌ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُنَّةً سُنَّةً)رواه الترمذي و صححه الألباني .

اس اعتراض کا جواب:

1-اجمالی جواب:

1-پہلے یہ جملہ درست کر لیا جائے کہ تمام صحابہ سے نہیں بعض سے کچھ غلطیاں ہوئی تھیں۔

2- جن صحابہ سے یہ غلطیاں ہوئی تھیں ان کی اکثریت نو مسلم تھی جیسا کہ ذات انواط کی حدیث میں آیا ہے کہ و نحن حدثاء عہد بکفر۔

3-ابتدا کے نقص کو نہیں انتہا کے کمال کو دیکھا جاتا ہے۔انکی تربیت اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور انکے لیے یہی شرف کافی ہے،اور تورات اور انجیل میں انکا ذکر خیر اسی انتہا کے کمال کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔(مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ)الآیۃ.29الفتح.

4-صحابہ مجتہدین ہیں ان میں سے جن سے اجتہاد میں غلطی ہوئی وہ ایک اجر کے مستحق ہیں اور جن سے غلطی نہیں ہوئی وہ دوگنے اجر کے مستحق ہیں،اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا حَكَمَ الحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثم أَصاب فله أَجْرَان، وإِذا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثم أَخْطَأَ فله أَجْرٌ۔ متفق علیہ۔

5-صحابہ کی بہت ساری خوبیوں کے سامنے انکی ان غلطیوں کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔

6-صحابہ پر یہ اللہ تعالٰی کی آزمائشیں تھیں ان میں سے جن سے کوئی خطا ہوئی ہے تو اسی وقت کی تکلیفوں کا کفارہ اور اللہ تعالٰی کی مغفرت کی گواہی ہی انکے لیے کافی ہے۔

7-اس میں صحابہ کے تعلق سے اہل سنت والجماعت کے عقیدے کا ثبوت ہے کہ صحابہ معصوم عن الخطا نہیں ہیں،جیساکہ صحابہ پر یہ اعتراض کرنے والے اپنے اماموں کو معصوم سمجھتے ہیں۔

2-تفصیلی جواب:

صرف ان آیات اور اس حدیث کو مکمل پڑھ لیں جواب انہیں میں موجود ہے:

پہلی آیت:

﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥٢﴾﴾ [آل عمران: 152]

دوسری آیت:

صرف شروع کے دو جملے ہی جواب کے لیے کافی ہیں:

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ﴿٢٥﴾﴾ [التوبة: 25]

تیسری آیت:

صرف آخر کے دو جملے ہی جواب کے لیے کافی ہیں:

﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾﴾ [التوبة: 118]

ذات انواط کی حدیث کے ابتدائی جملے میں جواب موجود ہے:

ابن ابی عاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

خرجنا مع رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إلى حُنينٍ ونحن حُدثاءُ عهدٍ بكفرٍ وللمشركين سدرةٌ يعكفون عندَها وينُوطون بها أسلحتَهم يُقالُ لها ذاتُ أنواطٍ فمررنا بسدرةٍ فقلنا: يا رسولَ اللهِ اجعلْ لنا ذاتَ أنواطٍ كما لهم ذاتُ أنواطٍ فقال صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ: اللهُ أكبرُ إنها السننُ قلتم والذي نفسِي بيدِه كما قالت بنو إسرائيلَ لموسَى: اجعلْ لنا إلهًا كما لهم آلهةٌ، لتركَبُنَّ سنَنَ مَن كان قبلَكم. ابن أبي عاصم في كتاب السنة وصححه الألباني.

اور اصل قصہ یہ ہے کہ نو مسلموں نے صرف بیری کے درخت پر برکت حاصل کرنے کے لیے تلواریں لٹکانے کی اجازت مانگی شرک کانہ انکو علم تھا اور نہ ہی اس پر عمل کیا تھا، بات صرف اجازت یا مطالبے کی حد تک تھی۔

اعتراض کرنے والوں کی ان تمام مثالوں میں اگر غور و فکر کیے بغیر صرف انصاف کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو حقیقت میں ان آیات کریمہ میں بھی صحابہ کی تنقیص نہیں بلکہ تعریفیں اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ جن کو اللہ تعالی نے صحابہ کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہے وہ صحابہ کی قدر جانتے ہیں اور ان سے محبت بھی کرتے ہیں اور جن لوگوں کو اللہ تعالٰی نے اس خیر عظیم سے محروم کیا ہے وہ صحابہ سے بغض کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من الخذلان۔ واللہ أعلى و أعلم.

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور و فکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-25) سے لیا گیا ہے۔